

THE SON

A man in a dark, knee-length coat and dark trousers stands on a cobblestone street, looking towards a shop window. The sun is low on the horizon, creating a warm, golden glow. The man's reflection is visible in the shop window, which is framed by dark wood. The street is lined with stone buildings, and the overall atmosphere is contemplative and dramatic.

FERDINANDO FREGA

بیٹا

THE FAMILY · 13

ایک باپ جس کے تین لفظ کافی ہوتے تھے — اور وہ صبح، جنازے کے برسوں بعد، جب اُس کے بیٹے نے وہی ٹھہراؤ اپنے منہ سے نکلتا سنا۔

Gillette narrative تمہیں خوش آمدید کہتی ہے۔ تم ابھی نہیں جانتے کہ تم کتنے خوش قسمت ہو — تمہیں کچھ ملنے والا ہے، اور بدلے میں کسی نے تم سے کچھ نہیں مانگا۔ اب نم میری دنیا کے اندر قدم رکھ رہے ہو، اتنے قریب کہ بلیڈ کو چھو سکو۔ مگر میں بلیڈ نہیں بیچتا۔ وہ تو صرف میری ماں کا ہے۔ جب یہ ختم ہوگا تو تم پہلے جیسے نہیں رہو گے۔ تم پہلے ہی اگلے کی تلاش میں ہو گے۔ فی الحال، یہیں سے شروع کرو۔ اس لمحے کو اپنا بنا لو۔

میں اپنی ماں سے پیدا ہوا، اور ایک بیٹے کے طور پر میرے اُن جیسا ہونے کے امکانات بہت ہیں۔ کم از کم طبی ادب یہی کہتا ہے، اور اس بار مجھے اختلاف کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔

پھر بھی جسمانی خد و خال سے آگے کچھ اور ہے۔ کچھ ایسا جو بعد میں آتا ہے۔ وہ برسوں کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے، اُن نشانوں میں جو باقی رہ جاتے ہیں، اُس میں جو ہم واقعی ہیں، نہ کہ اُس میں جو دوسرے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

شناخت شاید کسی X فیکٹر سے شروع ہوتی ہو، مگر کوئی واقعی نہیں جانتا کہ جینیات کہاں ختم ہوتی ہے اور انسانیت کہاں سے شروع ہوتی ہے۔ ڈی این اے جسم کی وضاحت کرتا ہے۔ زندگی باقی سب کی۔

لوگ کہتے ہیں ذہانت ماں سے آتی ہے۔ آتی ہے۔ مگر کردار فارمولوں کے ذریعے ورثے میں نہیں ملتا۔ وہ اشاروں، عادتوں، انتخابوں اور خاموشیوں کے ذریعے ابھرتا ہے۔ اخلاق، مزاج، انداز، موجودگی۔ ایک انسان کی آن دیکھی تعمیر۔

اور جلد یا بدیر کوئی کہہ دیتا ہے: ”بالکل اپنے باپ پر گیا ہے۔“ سب کو نظر آتا ہے۔ بہت کم لوگ سمجھتے ہیں۔

کوئی بیٹا پوری طرح اپنا باپ نہیں ہوتا۔ کوئی بیٹی پوری طرح اپنی ماں نہیں ہوتی۔ ہم سب ایک بڑے کھیل کا حصہ ہیں جس میں حیرتیں کبھی ظاہر ہونا بند نہیں کرتیں۔ اور پھر بھی، میرے معاملے میں، آخری جواب سادہ لگا۔ سب کچھ باپ ہی سے آیا تھا۔

وہ نفیس انسان کبھی اونچی آواز میں نہیں بولے۔ جب وہ بولتے تو تقریباً گیت جیسا لگتا، اطالوی، فرانسیسی اور ہسپانوی کا ایک انوکھا آمیزہ جس میں بس مٹھی بھر لفظ ہوتے۔ اکثر تین لفظ کافی ہوتے تھے۔ ”میں یہاں ہوں۔“

برسوں ہم اُن لفظوں کو معمولی سمجھتے رہے۔ پھر ایک دن ناممکن آ پہنچا۔ اور ناممکن کے سامنے کھڑے ہو کر وہ مسکرائے اور بولے: ”تم صرف ایک ڈالر ادا کرتے ہو۔“

اُس لمحے ہم سمجھ گئے کہ وہ واقعی کون تھے۔ وہ میرے والد تھے۔

مگر اصل انکشاف وہ نہیں تھا۔ اصل انکشاف برسوں بعد ہوا۔ ایک صبح میں نے خود کو ایک مشکل صورتِ حال کا اُسی ٹھہراؤ سے جواب دیتے سنا۔ بولنے سے پہلے وہی خاموشی۔ فیصلہ کرنے سے پہلے وہی مسکراہٹ۔ اور ایک لمحے کو یوں لگا جیسے وہ کمرے میں داخل ہو گئے ہوں۔ پھر مجھے احساس ہوا کہ وہ داخل ہوئے ہی نہیں تھے۔ وہ کبھی گئے ہی نہیں تھے۔

کیا باقی رہا؟ ایک مانوس چہرہ۔ ایک آواز، جس کا سُر مختلف تھا۔ ایک شخصیت اب بھی وقت کے آر پار گونجتی ہے۔ کیونکہ موسیقی کے ہر ٹکڑے میں سب سے اہم چیز آواز نہیں ہوتی۔ سُر ہوتا ہے۔ وہ سُر جو باقی رہ جاتا ہے۔ وہ سُر جو ایک روح کو اٹھائے ہوتا ہے۔

اور یہی آخری حیرت تھی۔ میں نے ساری زندگی اپنے والد کو اپنی یادوں میں ڈھونڈتے گزاری۔ صرف یہ دریافت کرنے کے لیے کہ وہ تو شروع سے میرے انتخابوں کے اندر رہ رہے تھے۔

وہ صرف میرے والد تھے۔ اور کسی نہ کسی طرح، اب بھی ہیں۔

فرڈیننڈو فریگا

 Gillette Man